



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 4-25/AIMS
December 18, 2025

فکر و نظر

پاکستان میں جماعت اسلامی اور تحریک انصاف کے اتحاد کو روکنے کی بڑی سیاسی اہمیت ہے۔ جو اعلیٰ
عسکری قیادت اور سکیورٹی اداروں کو اپنا تسلط برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Military influence in politics, civil–military relations, Pakistan security

Keywords: institutional interests, party alliances, media influence, bureaucratic resistance

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

پاک فوج کی اعلیٰ قیادت کا ادارہ جاتی مفاد دفاع، کشمیر کی پالیسی اور اعلیٰ سطح کی خارجہ پالیسی پر غیر محدود اختیار برقرار رکھنا ہے۔ جماعت اسلامی کی منظم اور
نظریاتی ساخت کے ساتھ تحریک انصاف کی عوامی مقبولیت کے امتزاج والا ایک وسیع شہری اتحاد پارلیمانی نگرانی کا مطالبہ کر سکتا ہے، جس سے فوج کی
میں تاریخی مداخلتیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ فوج ایک مرکزیت والی 1999 اور 1977، 1958 قومی سلامتی کی پالیسی پر اثر و رسوخ محدود ہو جائے گا۔
شہری طاقت کے حساسیت کے معاملے میں ہمیشہ محتاط رہی ہے۔

ایسے متحدہ سیاسی اتحاد کے بجائے منتشر اپوزیشن کو ترجیح دیتے ہیں، جو (جیسے آئی ایس آئی، ایم آئی) پاکستان کے داخلی سیورٹی اور انٹیلی جنس ادارے JI-PTI مضبوط نگرانی یا اصلاحات کے مطالبات کر سکے۔ پیش گوئی کے قابل شہری قیادت اداروں کو مستحکم ماحول فراہم کرتی ہے، اور ایک متحدہ اتحاد کی صورت میں یہ دباؤ پیدا ہو سکتا ہے۔ ملکی تجزیاتی کاموں میں آپریشنل استحکام کو اہم محرک کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

، اور مسلم لیگ ق (PPP)، پیپلز پارٹی (PML-N) فوج کے ساتھ تاریخی طور پر تعاون کرنے والے سیاسی جماعتیں، جیسے مسلم لیگ نون اپریل 10 کے عام انتخابات اور 2018، اپوزیشن کی تقسیم سے سیاسی سودے بازی اور اثر و رسوخ کے مواقع حاصل کرتی ہیں۔ (PML-Q) کے عدم اعتماد کے بعد کے سیاسی ریلانمنٹ اس حکمت عملی کے عملی مظاہر ہیں۔ سینئر سول سروس، پروکیورمنٹ کے سربراہان، اور ریاستی 2022 اداروں کے منتظمین بڑے پیمانے پر اصلاحات کے خلاف ہیں کیونکہ اس سے ان کے اختیارات محدود ہو جائیں گے۔ ادارہ جاتی اصلاحات جو پارلیمانی آڈٹ کمیٹیوں کو مضبوط کرتی ہیں، ڈسکریٹری رینٹس کو کم کر دیتی ہیں۔ پاکستان کے انتظامی ڈھانچے پر تحقیق اس رجحان کو واضح کرتی ہے۔

فوجی کنٹرول والے ادارے اور ویلفیئر سٹس جیسے فوجی فاؤنڈیشن، آرمی ویلفیئر ٹرسٹ، بحریہ فاؤنڈیشن اور شاہین فاؤنڈیشن زمین، صنعتی منصوبے، بینکنگ اور رہائشی منصوبوں کے بڑے اثاثے رکھتے ہیں۔ ایک متحدہ اصلاح پسند اتحاد ان اثاثوں پر شفافیت، آڈٹ یا مالی نگرانی کے ذریعے اثر ڈال سکتا ہے، اور یہی اتحاد کو روکنے کا مضبوط ادارہ جاتی مفاد حاصل ہے۔ کمرشل میڈیا گروپس، کالم نگار اور تجزیہ کار جو اسٹیبلشمنٹ کے JI-PTI وجہ ہے کہ ان اداروں کو کے درمیان اختلافات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں، اور کسی بھی ممکنہ تعاون کو خطرناک یا سیاسی طور پر غیر مستحکم دکھاتے PTI اور JI نزدیک ہیں، ہیں۔ یہ میڈیا فریم ورک عوامی تاثر کو متاثر کرتا ہے اور دونوں جماعتوں کے علیحدہ رہنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ کچھ غیر ملکی حکومتیں اور بین الاقوامی اتحاد موجودہ دفاع یا خارجہ پالیسی کو چیلنج کر سکتا JI-PTI شرکت دار پاکستان میں مستحکم، قابل اعتماد مذاکرات کاروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایک مضبوط ہے، جس سے سفارتی غیر یقینی صورتحال پیدا ہوتی ہے، اور خارجی شرکت داروں کو انفرادی یا منتشر سیاسی ڈھانچے کو ترجیح دینے کی ترغیب ملتی ہے۔

پیٹرن ”کنگ میک“ سیاسی انجینئرنگ اور منظم اتحاد کئی شہری بلاکس کو فروغ دیتی ہے تاکہ کوئی بھی اتحاد غالب نہ ہو۔ محققین اس رجحان کو پاکستان میں کے بعد کو آرڈینینڈ پارلیمانی مذاکرات اور طاقت کے اشتراک میں نظر آتا ہے۔ تیز گرفتاریوں، بڑے پیمانے پر 2013 کے طور پر بیان کرتے ہیں، جو کے احتجاجات، عمران 2023 مئی 9 مقدمات اور ہائی پروفائل قانونی کارروائیاں پارٹی کی صلاحیت کو کم کرتی ہیں اور تعاون کے خوف کو بڑھاتی ہیں۔ خان کی گرفتاری کے بعد، ہزاروں افراد کی حراست اور متعدد مقدمات کی تفصیلات اس طرز عمل کی عکاسی کرتی ہیں۔ فوجی اداروں کے بڑے تجارتی اثاثے مالی شفافیت کے خلاف مزاحمت پیدا کرتے ہیں۔ عوامی رپورٹنگ اور پارلیمانی جوابات نے فوجی زیر انتظام اداروں کے کاروباری دائرہ کار کو واضح کیا ہے۔ میڈیا کی حکمت عملی اختلافات کو اجاگر کر کے کسی بھی قربت کو خطرناک یا تقسیم کنندہ دکھاتی ہے، جس سے تعاون کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ چھوٹے سیاسی گروپس، علیحدہ رہنمایا مقامی رہنماؤں کو تعاون کرنے کے لئے فروغ دے کر مشترکہ سیٹ شیئرنگ اور قومی پلیٹ فارم کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔

مقامی حکومتوں میں کامیابی سے عوامی اعتماد پیدا کیا جاسکتا ہے۔ میونسپل اور صوبائی سطح پر خدمات کی فراہمی، شفافیت اور اینٹی کرپشن اقدامات کے ذریعے کی بلدیاتی 2023 کی کراچی میں JI کا دور حکومت اور 2018-2013 کا خیر پختونخواہ میں PTI: عوام میں اعتماد بڑھایا جاسکتا ہے۔ مثالیں کامیابیاں۔ آڈٹ، پروکیورمنٹ شفافیت، اور تقرریوں کے لیے محدود اور ٹیکنیکل قوانین کے ذریعے اصلاحات لائی جاسکتی ہیں، تاکہ بڑے ادارہ جاتی دباؤ سے بچا جاسکے۔ آئینی شقیں، سن سیٹ کلاز، اور عدالتی نگرانی اصلاحات کو قانونی تحفظ دیتے ہیں اور فوجی یا بیوروکریٹک مزاحمت کو کم کرتے ہیں۔ شہری گروپس، پیشہ ورانہ تنظیمیں اور طلبہ تنظیمیں پارلیمانی ٹائم لائن کے ساتھ ہم آہنگ ہوں، تاکہ اصلاحات کی حمایت ظاہر ہو اور سیکورٹی بحران پیدا نہ ہو۔ ریٹائرڈ سینئر حکام، معزز جج یا بین الاقوامی نگرانی کے ذریعے شفاف اور مرحلہ وار اصلاحات کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

1958: انتہائی طاقتور فوجی یا بیوروکریٹک نیٹ ورکس کو یکدم ختم کرنے کی کوشش سیاسی، قانونی اور عملی مزاحمت پیدا کر سکتی ہے۔ تاریخی مثالیں۔ اصلاحات کو غیر ملکی یا غیر ملکی مفاد کے تحت پیش کرنے سے شدید قومی رد عمل پیدا ہو سکتا ہے۔ پیغام رسانی میں وطن پرستی، ادارہ 1999، 1977 JI کی قائد مر کو زحافت اور PTI جاتی مضبوطی اور جوابدہی کو اجاگر کرنا ضروری ہے۔ جماعتوں کے اندرونی اختلافات اتحاد میں بنیادی رکاوٹ ہیں۔ کے شوری نظام کے اختلافات حکمت عملی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ ان اختلافات کو میج کرنا ضروری ہے۔

Reference:

- Hussain, M. A., & Gohar, M. M. (2025). *Civil-Military Dynamics under Farooq Leghari: Presidential Authority and Military Influence in Pakistan*. Dialogue Social Science Review (DSSR), 3(8), 675–683. <https://doi.org/10.5281/zenodo.16996073>
- Khan, I., Ahmad, S., & Awan, M. A. (2025). *Civil-Military Relations in Pakistan 2018-2019*. Journal of Social and Organizational Matters, 4(2), 240–253. <https://doi.org/10.56976/jsom.v4i2.213>
- Soomro, A. N., Khan, D., & Salim, A. (2025). *Civil-Military Relations in Pakistan (2018–2023): Analyzing Political Instability and Institutional Power Shifts*. Dialogue Social Science Review (DSSR), 3(1), 1508–1523. Retrieved from <https://www.dialoguesreview.com/index.php/2/article/view/616>
- Qaisar, M. S. (2025). *Civil-Military Relations of Pakistan from 1947 To 2022*. Advance Social Science Archive Journal, 4(02), 1772–1784. Retrieved from <https://assajournal.com/index.php/36/article/view/1111>
- Noor, S., Panhyar, M. A., & Kamal, A. H. (2025). *Civil-Military Relations and Their Impact on Democratic Governance in Pakistan*. Annals of Human and Social Sciences, 6(1), 575–584. [https://doi.org/10.35484/ahss.2025\(6-1\)51](https://doi.org/10.35484/ahss.2025(6-1)51)
- Ghani, S. M. U., & Ushama, T. (2025). *The Role of Islamic Political Parties in an Islamic State: An Analysis of Jamaat-e-Islami*. AL-ITQAN: Journal of Islamic Sciences and Comparative Studies. Retrieved from <https://journals.iium.edu.my/al-itqan/index.php/al-itqan/article/view/233>
- Shafqat, S. (1997). *Civil-military Relations in Pakistan: From Zulfikar Ali Bhutto to Benazir Bhutto*. Routledge.
- Faiz, M. A., Hussain, K., & Iqbal, A. (2021). *Civil-Military Relations in Pakistan: Quest for Power and the Role of National Security Council*. International Research Journal of

Management and Social Sciences, 2(2), 207–219. Retrieved from
<https://irjmss.com/index.php/irjmss/article/view/142>

- Khan, S. H., Majeed, G. (2023). *Civil- Military Relations in Pakistan: Reasons of Imran Khan's Downfall*. Pakistan Languages and Humanities Review.
[https://doi.org/10.47205/plhr.2023\(7-III\)51](https://doi.org/10.47205/plhr.2023(7-III)51)
- Khalid, I., & Yaseen, Z. (2025). *Role of Military as the Guardian of Democracy in Pakistan*. Journal of Political Studies. Retrieved from <https://jps.pu.edu.pk/6/article/view/283>

ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔
ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).